43010-صرف رمضان المبارک کے فرضی روزے رکھنا اور نفلی روزے بالکل نہ رکھنا

سوال

جو شخص صرف رمضان المبارک کے فرضی روزے ہی رکھتا ہو اور کوئی نفلی روزہ نہ رکھے ایسے شخص کا حکم کیا ہوگا ؟
کیا میرے لیے صدقہ کرنا جائز ہے ؟

پسندیدہ جواب

مسلمان شخص پر رمضان المبارک کے روزے ہی فرض ہیں، اوراس کے علاوہ جتنے بھی فضلیت کے ایام ہیں مثلا یوم عرفہ، یوم عاشوراء وغیرہ ان ایام کے روزے رکھنا واجب نہیں لیکن اگر کوئی شخص روزہ رکھنے کی نذر مان لے تو وہ روزہ رکھنا واجب ہوگا، لیکن نذر کے علاوہ کوئی روزہ واجب نہیں .

حدیث میں طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ تعالی عنہ سے ثابت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ :

(رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس نجد کے علاقہ سے ایک شخص آیا اس کے سر کے بال پراگندہ تھے اس کی آواز کی گنگناہٹ سنائی دے رہی تھی لیکن یہ سمجھ نہیں آرہی تھی کہ وہ کیا کہہ رہا ہے حتی کہ جب وہ قریب ہوا تو وہ اسلام کے متعلق سوال کررہا تھا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

دن اوررات میں پانچ نمازیں، اس شخص نے کہا کہ کیا اس کے علاوہ بھی کچھ ہے ؟ تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں مگر یہ کہ تو نوافل ادا کرے، رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : رمضان المبارک کے روزے، اس نے کہا کیا اس کے علاوہ بھی مجھ پر ہے ؟ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : نہیں مگر یہ کہ تو نفلی روزے رکھے، راوي کہتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے لیے زکاۃ کا بھی ذکر کیا تو اس نے کہا کیا اس کے علاوہ بھی میرے ذمہ ہے ؟ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : نہیں مگر تو نفلی صدقہ ادا کرے، تو وہ شخص یہ کہتا ہوا چل دیا اللہ کی قسم میں نہ تو اس سے زیادہ کرونگا اور نہ ہی اس میں کچھ کمی کرونگا، رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کہنے لگے : اگر یہ سچا رہا تو کامیاب ہوگیا. صحیح بخاري حدیث نمبر (46) صحیح مسلم حدیث نمبر (11)

یہ حدیث اس کی دلیل ہے کہ صرف رمضان المبارک کے روزے ہی فرض ہیں، اوراس کے علاوہ فضیلت والے ایام وہ فرض نہیں اوران کے روزے ترک کرنے سے انسان گنہگار نہیں ہوتا.

امام نووي رحمہ اللہ تعالی نے مسلم شریف کی شرح میں کہا ہے کہ :

اس حدیث میں یہ بیان ہوا ہے کہ رمضان المبارک کے سوا عاشوراء وغیرہ کے روزے فرض نہیں، اس پر سب کا اتفاق ہے. اھ

لیکن کسی لائق نہیں کہ وہ فضیلت والے ایام مثلا عاشوراء اوریوم عرفہ اورشوال کے چھ روزے ترک کردے، کیونکہ اس کا بہت زیادہ اجروثواب اور فضلیت ہے، اوراس لیے بھی کہ نفلی روزے فرضی روزے میں کمی کو پورا کرتے ہیں.

حدیث میں ہے ابوھریرہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرمارہے تھے :

(قیامت کے روز سب سے پہلے بندے کے اعمال میں سے اس کی نمازوں کا حساب ہوگا اگر تو یہ صحیح ہوئیں تو وہ کامیاب وکامران اور نجات یافتہ ہوا اور اگر اس میں فیل ہوا تو وہ خائب وخاسر ہوجائے گا، اگر اس کی فرضی نمازوں میں کچھ کمی ہوئی تو اللہ عزوجل فرمائیں گے دیکھو کیا میرے بندے کے نفل نوافل ہیں تو ان نوافل سے اس فرضوں کی کمی پوري کی جائے گی، پھر سب اعمال کا حساب اسی طرح ہوگا) جامع الترمذي حديث نمبر (413) سنن نسائی حدیث نمبر (465) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے صحیح ترمذي میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

یہ اس کی دلیل ہے کہ فرضی روزوں میں جو کمی ہوگی وہ نفلی روزوں سے پوري کی جائے گی.

اور صدقہ کرنے کے بارہ میں آپ کا سوال واضح نہیں، لیکن اگر سوال کرنے کا یہ مقصد ہے کہ اس جیسے شخص پر صدقہ کرنا کیسا ہے ؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ ایسے شخص پر صدقہ کرنا جائز ہے، جب وہ نماز ادا کرتا اور مسلمان ہے تو اس پر صدقہ کیا جاسکتا ہے، جیسا کہ اوپر بیان ہوچکا ہے کہ اس کا نفلی روزے نہ رکھنے میں کوئی گناہ نہیں.

واللہ اعلم.